روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 7 جون 2003ء 6 ربیع الثانی 1424 ہجری- 7 احسان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 125

دل کے دروازے

فتح مکہ کے موقع پر سہیل بن عمرو کا نام مجرموں کی فہرست میں شامل تھا- انہوں نے اپنے گھر کے کواڑ بند کر لئے اور اپنے مسلمان بیٹے عبداللہ سے کہا کہ میری جان بخشی کراؤ- ان کی درخواست پر حضورؐ نے سہیل کو معاف کر دیا- اس حسن سلوک سے متاثر ہو کر حضرت سہیل نے اسلام قبول کر لیا اور حضورؐ نے حنین کے اموال غنیمت میں سے انہیں سو اونٹ عطا فرمائے-

(مستدرك حاكم كتاب معرفة الصحابه باب ذكر سهيل جلد3 ص317 حديث نمبر 5225)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آریہ قوم کا ایک فرد قادیان میں رہتا تھا جس کا نام لالہ شرم پت تھا۔ لالہ صاحب حضرت مسیح موعود سے اکثر ملتے رہتے تھے اور آپ کی بہت سی پیشگوئیوں کے گواہ تھے۔ مگر جب بھی حضرت مسیح موعود نے ان کو شہادت کے لئے بلایا انہوں نے پہلوتہی کی۔ یعنی نہ تو اقرار کی جرأت کی اور نہ انکار کی ہمت پائی۔ مگر کٹر آریہ ہونے کے باوجود حضرت مسیح موعود ان کا بہت خیال رکھتے تھے اور بڑی ہمدردی فرماتے تھے۔ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ لالہ شرم پت صاحب بہت بیمار ہو گئے اور ان کے پیٹ پر ایک خطرناک قسم کا پھوڑا نکل آیا اور وہ سخت گھبرا گئے اور اپنی زندگی سے مایوس ہونے لگے۔ جب حضرت مسیح موعود کو ان کی بیماری کا علم ہوا تو حضور خود ان کی عیادت کے لئے ان کے تنگ و تاریک مکان پر تشریف لے گئے اور انہیں تسلی دی اور ان کے علاج کے لئے اپنے ڈاکٹر کو مقرر کر دیا کہ وہ لالہ صاحب کا باقاعدگی کے ساتھ علاج کریں۔ ان ڈاکٹر صاحب کا نام ڈاکٹر محمد عبداللہ تھا اور قادیان میں اس وقت وہی اکیلے ڈاکٹر تھے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود ہر روز لالہ صاحب کی عیادت کے لئے ان کے مکان پر تشریف لے جاتے رہے۔ ان ایام میں لالہ شرم پت صاحب کی گھبراہٹ کی یہ حالت تھی کہ (دین) کا دشمن ہونے کے باوجود جب بھی حضور ان کے پاس جاتے تھے وہ حضور سے عرض کیا کرتے تھے کہ ''حضرت جی! میرے لئے دعا کریں۔'' اور حضرت مسیح موعود ہمیشہ ان کو تسلی دیتے تھے اور دعا بھی کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی یہ عیادت اس وقت تک جاری رہی کہ لالہ صاحب بالکل صحت یاب ہو گئے۔

(سیرۃ طیبہ ص 130)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

عطایا برائے گندم

☆ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 135-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین جلسہ سالانہ۔ ربوہ)

تیراک کے اعزازات

نوجوان تیراک مکرم منور لقمان صاحب ابن مکرم محمد یوسف ناصر صاحب مرحوم (واقف زندگی) دارالبرکات ربوہ نے پاکستان واپڈا سالانہ کھیلیں 2003ء کے تحت واپڈا انٹر یونٹ سوئمنگ چیمپئن شپ میں انفرادی اور ٹیم ایونٹس میں نمایاں پوزیشنز حاصل کی ہیں اور واپڈا کے بہترین تیراک کا اعزاز مسلسل تیسری مرتبہ حاصل کیا ہے۔ انہوں نے انفرادی طور پر درج ذیل مقابلوں میں پہلی پوزیشن اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ 200`400 اور 1500 میٹر فری سٹائل 100 اور 200 میٹر بٹر فلائی۔ انفرادی طور پر ان مقابلوں میں دوم اور سلور میڈل حاصل کیا، 100 میٹر فری سٹائل، 200`400 میٹر انفرادی میڈلے۔ اسی طرح ٹیم ایونٹس میں پہلی پوزیشن اور گولڈ میڈل درج ذیل مقابلوں میں حاصل کیا، 4X200 میٹر فری سٹائل ریلے، 4X100 میٹر فری سٹائل ریلے اور 4X100 میٹر میڈلے ریلے۔ ربوہ سوئمنگ پول کے تربیت یافتہ یہ تیراک سوئمنگ میں ایک عرصہ سے واپڈا کا نام روشن کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 257)

حضرت سید عبداللطیف کی پرانوار شخصیت

مامورِ دوراں حضرت مسیح موعود کے قلم مبارک سے حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف رئیس اعظم خوست کی پہلی تاریخی ملاقات (18 نومبر 1902ء) کا وجد آفریں انداز میں تذکرہ:۔

’’جب مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں نے ان کو اپنی پیروی اور اپنے دعویٰ کی تصدیق میں ایسا فنا شدہ پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کیلئے ممکن نہیں۔ اور جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا ہی میں نے ان کو اپنی محبت سے بھرا ہوا پایا۔ اور جیسا کہ ان کا چہرہ نورانی تھا ایسا ہی ان کا دل مجھے نورانی معلوم ہوتا تھا۔ اس بزرگ مرحوم میں نہایت قابل رشک یہ صفت تھی کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتا تھا۔ اور درحقیقت ان راستبازوں میں سے تھا جو خدا سے ڈر کر اپنے تقویٰ اور اطاعت الٰہی کو انتہا تک پہنچاتے ہیں اور خدا کے خوش کرنے کیلئے اور اس کی رضا حاصل کرنے کیلئے اپنی جان اور عزت اور مال کو ایک ناکارہ خس و خاشاک کی طرح اپنے ہاتھ سے چھوڑ دینے کو طیار ہوتے ہیں۔ اس کی ایمانی قوت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر میں اس کو ایک بڑے سے بڑے پہاڑ سے تشبیہ دوں تو میں ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہ ناقص نہ ہو...... میں کن الفاظ سے اس بزرگ مرحوم کی تعریف کروں جس نے اپنے مال اور آبرو اور جان کو میری پیروی میں یوں پھینک دیا کہ جس طرح کوئی ردی چیز پھینک دی جاتی ہے۔‘‘ (روحانی خزائن جلد 20 ص 10)

خونِ مقدس کی برکت سے سلسلہ احمدیہ کی صد سالہ ترقی

برصغیر میں حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کے اس دردناک حادثہ (14 جولائی 1903ء) کی اطلاع امرتسر کے اخبار ’’وطن‘‘ نے 28۔ اگست 1903ء صفحہ 7 میں دی جس کا آغاز ان الفاظ سے کیا:۔

’’علاقہ خوست واقعہ سلطنت افغانستان میں ایک معزز خاندان صاحبزادگان کا رہتا ہے جو داتا گنج بخش صاحب کی اولاد میں سے ہیں۔‘‘

(اس کے بعد اس واقعہ ہائلہ کی تفصیل دی)

اس قیامت خیز سانحہ کے روز جبکہ قادیان کی دور افتادہ اور ریلوے سے گیارہ میل دور بستی میں کسی کو حضرت صاحبزادہ صاحب کے کابل میں راہ مولیٰ میں نذرانہ خون پیش کرنے کی اطلاع تک نہ تھی نہ ہو سکتی تھی، خدائے علیم و خبیر نے عربی میں حضرت مسیح موعود کو بعض الہامات و مبشرات سے نوازا۔ ان الہامات کا اردو ترجمہ یہ ہے:۔

اللہ کی رحمت کے خزانوں سے ناامید مت ہو۔ ہم نے تجھے خیر کثیر دیا۔ دور دور سے تیرے پاس ہدیئے آئیں گے۔ لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے۔ تو اپنے مکان کو وسیع کر۔ میں نے تجھے روشن کیا اور چن لیا ہم نے تجھ پر دنیا کے دروازے کھول دیئے۔‘‘

(کاپی الہامات مسیح موعود صفحہ 11۔ تذکرہ طبع چہارم صفحہ 476)

ازاں بعد 5 ستمبر 1903ء کو حضرت اقدس مسیح موعود پر یہ الہام نازل ہوا۔

’’کابل سے کاٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف آیا‘‘

حضور نے اسی سال کے آخر میں یہ الہام نہ صرف ’’تذکرۃ الشہادتین‘‘ صفحہ 55 بلکہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو نومبر دسمبر 1903ء صفحہ 450 پر دنیا بھر میں شائع کر کے تحریر فرمایا:۔

میں نے یہ تعبیر کی کہ تخم کی طرح ......مرحوم کا خون زمین پر پڑا ہے اور وہ بہت بارور ہو کر ہماری جماعت کو بڑھا دے گا۔‘‘ (تذکرہ صفحہ 484)

مذکورہ آسمانی خبروں کے وقت جماعت احمدیہ کی کل تعداد کم و بیش صرف دو لاکھ تھی (’’مواھب الرحمٰن‘‘ مطبوعہ 1903ء صفحہ 87) اور مرکز احمدیت قادیان لنگر خانہ، انگریزی اردو میگزین ہفت روزہ الحکم اور ایک ہائی سکول اور ایک کالج کے ابتدائی مراحل میں گزرنے والے صرف چند اداروں پر مشتمل تھا۔ اور جماعت کی واحد مرکزی درسگاہ یعنی مدرسہ ایسی مشکلات سے دوچار تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کو 16۔ اکتوبر 1903ء کے اشتہار میں مخلصین جماعت کو صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے یہاں تک کہنا پڑا کہ:۔

’’باوجودیکہ محبی عزیزی اخویم نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ اپنے پاس سے اسی روپیہ ماہوار دے کر اس مدرسہ کی مدد کرتے ہیں مگر پھر بھی استادوں کی تنخواہیں ماہ بماہ ادا نہیں ہو سکتیں صد ہا روپیہ قرضہ سر پر رہتا ہے۔ علاوہ اس کے مدرسہ کے متعلق کئی عمارتیں ضروری ہیں جواب تک طیار نہیں ہو سکیں یہ غم علاوہ اور غموں کے میری جان کو کھا رہا ہے‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 505)

مگر حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف کے مبارک و مقدس خون کی برکت سے سلسلہ عالیہ احمدیہ نے گزشتہ سو سال میں ہر اعتبار سے دنیا کے گوشہ گوشہ میں بے مثال ترقی کی ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں پوری دنیا اپنی آنکھوں سے صبح و شام ان کا نظارہ کر رہی ہے۔

ہر بلائیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1986ء (3)

21,20 / اکتوبر — کانپور بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

24 تا 26 / اکتوبر — یورپ کی مجالس خدام الاحمدیہ کا تیسرا یورپین اجتماع جرمنی میں ہوا۔ حضور نے افتتاحی اور اختتامی خطاب فرمایا۔ 6 ممالک کے 1980 خدام نے شرکت کی۔ حضور نے فرمایا کہ آئندہ جرمن زبان میں بھی خدام کا عہد دہرایا جائے گا۔

25 اکتوبر — خدام الاحمدیہ سپین کا اجتماع۔

2 نومبر — حضور نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے عالمی سطح پر جہاد کی تحریک فرمائی۔

7 نومبر — گی آنا کے مربی سلسلہ محمد حنیف یعقوب صاحب انتقال کر گئے۔ آپ ٹرینیڈاڈ کے رہنے والے تھے اور 1953ء میں احمدی ہوئے تھے۔

17 نومبر — سلسلہ کے قدیم خادم اور مناظر مولانا محمد یار عارف صاحب کی وفات۔

18 تا 20 دسمبر — جلسہ سالانہ قادیان حاضری 4040

19 دسمبر — حضور نے ذیلی تنظیموں کو ہدایت فرمائی کہ وہ تربیت اولاد کے گر سکھانے کیلئے والدین کی تربیت کے پروگرام تیار کریں۔

متفرق

- ربوہ میں مجلس انصار اللہ مقامی کے دفتر کی تعمیر۔
- خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کے دو ماہی رسالہ میڈیا کا اجرا
- انڈونیشیا میں ’’احمدیہ بلیٹن‘‘ کا اجرا
- امریکہ میں منٹگمری کاؤنٹی میں زمین کی خرید۔
- لجنہ کینیڈا کا رسالہ النساء جاری ہوا۔
- امسال 12,689 بیعتیں ہوئیں۔
- نیوزی لینڈ میں جماعت کا قیام۔

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ محبت والفت کی داستان

محبوب امام کی عنایتوں اور شفقتوں کے انمٹ نقوش جولازوال حیثیت حاصل کر چکے ہیں

صفدر نذیر گولیکی صاحب

گھڑدوڑ ٹورنامنٹس میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی نگرانی میں کام کرنے کا موقع ملا حضرت میاں صاحب تمام کام کی نگرانی فرماتے۔ 1976ء کے ٹورنامنٹ میں بارش شروع ہوگئی۔ صرف ایک دن دوڑ ہوئی۔ ساری رات خاکسار اور مکرم منظور احمد نیب صاحب چاولوں کا بھوسہ کارخانہ سے ٹرک پر لا لا کر گراؤنڈ میں پھیلاتے رہے تاکہ کیچڑ نہ ہو۔ لیکن بارش تھی کہ نہ رکی اور صرف ایک دن کے بعد ٹورنامنٹ کو ختم کر دیا گیا۔ اور ایوان محمود میں انعامات حضرت صاحبزادہ صاحب نے دیئے۔ مجھے بھی قریب کھڑے ہونے اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی دعاؤں کو سمیٹنے کا موقعہ ملا۔

ہم سفر

خاکسار 1981ء میں شیخوپورہ کی ایک جماعت مریدکے میں متعین تھا۔ خلافت سے قبل حضرت صاحبزادہ صاحب نے سارے پاکستان کی جماعتوں کے بہت دورے کئے۔ انہی دوروں کے دوران حضرت صاحب نے ضلع شیخوپورہ کی جماعتوں کا دورہ فرمایا۔ جب آنبہ کالیہ میں پروگرام ہوا تو خاکسار وہاں حاضر تھا۔ حضرت صاحب کی صدارت میں مجلس عرفان منعقد ہوئی جمعہ کا روز تھا۔ جمعہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے جماعت احمدیہ کے افراد کو بدرسومات زمانہ سے پرہیز کرنے کی تلقین فرمائی۔ بعداز پروگرام جب ربوہ واپسی ہونے لگی تو خاکسار کو بھی حضرت میاں صاحب نے اپنے ساتھ گاڑی میں سوار کر لیا۔ اور یوں مجھے ربوہ تک ہم سفر ہونے کا اعزاز حاصل ہو گیا۔ راستے بھر حضرت میاں صاحب خاموشی سے دعاؤں میں مصروف رہے۔ راستے میں نماز بھی ادا کی اور حضرت میاں صاحب نے لمبی پرسوز نماز پڑھائی۔ جس کی لذت آج بھی قائم ہے۔

قربتیں ہی قربتیں

خاکسار کی شادی 9 نومبر 1982ء کو ہوئی حضور انور کو بھی دعوت دی گئی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔ اور 5000 روپے ذاتی طور پر مجھے عنایت فرمائے۔ شادی کے بعد حضور انور سے ملاقات کے لئے میں اور میری اہلیہ حاضر ہوئے۔ نہایت محبت سے ملے اور ڈھیروں دعائیں دیں۔ شادی پر شامل نہ ہو سکنے کی کئی بار معذرت کی۔ چلتے وقت مٹھائی کا ڈبہ عطا فرمایا جب ہم واپس چلے تو حضور انور نے فرمایا ٹھہریں۔ ہم دونوں انہی قدموں پر ٹھہر گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب تشریف لائے اور لفافے میں دوصد روپیہ، سو سو کے نئے نوٹ عنایت فرمائے اور مجھے فرمایا کہ یہ آپ کی اہلیہ کے لئے ہیں وہ دن اور آج کا دن اللہ نے اتنی برکت دی کہ ہر طرح سے ضروریات زندگی عطا فرمائیں۔ وہ نئے نوٹ آج بھی گھر پر موجود ہیں۔

جلسہ سالانہ 85ء میں شمولیت کی سعادت

حضرت صاحب ہجرت کر کے لندن تشریف لے گئے جلسہ سالانہ کا نظام وہاں شروع ہو گیا۔ 1985ء کے جلسہ پر جانے کی تڑپ تھی کہ اس طرح ہجر کی پیاس بجھا سکوں۔ اس تڑپ کا اظہار ایک خط کے ذریعہ حضور سے کیا اور اپنے دل کی کیفیت بیان کی۔ میں ان دنوں لیہ میں تعینات تھا۔ خط کے چند دن بعد تار کے ذریعہ پیغام ملا کہ فوراً ربوہ آئیں۔ چنانچہ اس ارشاد پر ربوہ آیا۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا کہ دفتر آ کر ملیں چنانچہ دفتر گیا۔ اور پھر محترم ناظر صاحب اعلیٰ سے ملاقات کا ارشاد ہوا۔

مکرم ناظر صاحب اعلیٰ نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا لندن جانا چاہتے ہیں میں نے کہا جی ہاں انہوں نے منگلا صاحب کو کہا کہ انہیں -/4500 روپے بھی دے دیں۔ حضور نے اپنے غلام کی تڑپ محسوس کی اور لندن جلسہ میں شمولیت کی سعادت بخشی۔

چنانچہ فوراً لاہور اور اسلام آباد سے ہوتا ہوا لندن پہنچ گیا۔ ابھی اسلام آباد ٹلفورڈ نیا نیا ہی خریدا گیا تھا۔ جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی تعداد بھی کم ہی تھی۔ اگلے دن حضور انور سے ملاقات ہوئی اور ایسے لگا جیسے برسوں کی پیاس بجھی۔

فرمایا: اب لندن کی خوب سیر کرو۔ جب تھک جاؤ گے تو پھر واپس جانا پھر کیا تھا حضور انور کی شفقت ومحبت سے وافر حصہ پایا۔ نمازوں کی ادائیگی کے وقت پہلی صف میں حضرت صاحب کے پیچھے کھڑا ہوتا۔ خدا کی حمد کے گیت گاتا۔ یوں دن گھنٹہ بیتنے لگے۔ جماعت کے دفاتر میں بھی ڈیوٹی دی۔ جلسہ سالانہ آیا اور گزر گیا جلسہ پر غیر ملکی احباب کی مہمان نوازی کی توفیق ملی۔ رمضان المبارک آیا۔ وہ بھی حضور انور کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے اور درس سنتے گزرا۔ عید آئی تو حضور انور نے جہاں بیسیوں افراد کو اپنے ہاتھ سے تحفے پیک کر کے دیئے ان میں سے مجھے بھی حضور انور نے رومال اور جرابیں عنایت فرمائیں۔

ہر تقریب میں شامل فرماتے۔ صبح کی سیر پر بھی دو مرتبہ ساتھ گیا۔ سیر کے دوران حضور انور نے جھیل پر مرغابیوں اور بگوں کو ڈبل روٹی جو میرے ہاتھ میں تھی لے کر ڈالی اور باقی مجھے 4 پیس عنایت فرمائے۔ یہ میرے لئے تبرک تھا جو حضور انور نے عنایت فرمایا تھا۔

قربت کے خوب مزے اٹھائے۔

رمضان المبارک میں ایک جماعت میں درس القرآن دینے کی حضور انور کے ارشاد پر توفیق پائی۔

3 ماہ کے بعد آخری ملاقات کے وقت حضرت اقدس نے دفتر میں بلایا۔ فرمایا اب آپ واپس جا کر کام کریں۔ اور پھر پوچھا کہ ماہانہ 50 پاؤنڈ مل گئے تھے۔ کہا جی حضور۔ فرمایا اور چاہئیں۔ میں خاموش رہا۔ فرمایا چلو 25 پاؤنڈ اور لے لو۔ چنانچہ اپنی دراز سے نوٹ نکال کر میز پر رکھے۔ اور پھر واپس دراز میں رکھتے ہوئے فرمایا چلو 50 ہی لے لو۔ اس زمانہ میں 1985ء میں 50 پاؤنڈ کی رقم بڑی رقم تھی۔ 3 ماہ بعد وطن واپسی ہوئی۔

بیرون ممالک میں شفقت

1988ء تا 1996ء افریقہ کے مختلف ممالک کی ذمہ داری سونپی گئی ان 8 سالوں میں جتنی محبت اور شفقت حضور انور کی طرف سے ملی میں بیان نہیں کر سکتا۔ میری نالائقی، میری کمزوری، میری کم علمی سب سے پردہ پوشی فرماتے ہوئے رہنمائی فرماتے رہے۔ اور کبھی بھی محسوس نہیں ہونے دیا کہ مجھ میں فلاں کمزوری ہے۔

بیرون ملک بینن میں میری بیٹی ناصیہ نذیر 7 سال کے بعد (پہلی بیٹی کے بعد) پیدا ہوئی تو وہ بیمار تھی۔ حضور انور نے بہت ہی پیار کا اظہار فرمایا۔ وقتاً بھی کی اور دوا بھی۔ بیٹی بقضائے الٰہی وفات پا گئی۔ حضور انور کی طرف سے نعم البدل ملنے کی دعا ملی۔ اللہ نے دو بیٹیاں عطا فرمائیں یکے بعد دیگرے دونوں کے نام بھی رکھے۔ پہلی بیٹی جو کہ سب سے بڑی ہے اس کا نام بھی حضور انور نے ہی رکھا دونوں دوسری چھوٹی بیٹیاں وقف نو تحریک میں قبول فرما کر ہم پر احسان عظیم کیا۔

صد سالہ جوبلی کا جلسہ

1989ء میں خاکسار آئیوری کوسٹ میں تھا، جلسہ میں شرکت کی درخواست کی جو ازراہ شفقت منظور فرمائی۔ اور اس عظیم الشان جلسہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس جلسہ کے تینوں ایام کی نمازوں کے وقت جس جائے نماز پر حضور انور نے نمازیں ادا کیں وہ میں نے باجازت حضور انور بچھایا تھا۔ یہ بابرکت جائے نماز ہمارے خاندان کے لئے ایک انمول تحفہ ہے جس میں پیارے آقا کی دردبھری دعائیں جو آنسو بن کر بہتی رہیں اس میں سموئی ہوئی ہیں۔

حضرت اقدس کی نظر کرم

حضرت اقدس نے بینن سے واپس ربوہ آنے کے موقع پر ازراہ شفقت براستہ لندن اجازت مرحمت فرمائی۔

ایک ماہ قیام کیا۔ اپنی چھوٹی بہن کی شادی کا ذکر کیا کہ عنقریب ہونے والی ہے۔ دعا کریں حضور انور کی طرف سے ربوہ پہنچنے پر گراں قدر تحفہ ملا جو میری بہن کے لئے تھا۔ اسی طرح ایک الیس اللہ کی انگوٹھی کو بھی برکت عطا فرمائی اپنے ہاتھ میں کافی دیر تک پہننے کے بعد واپس دی، ایک سفید جوڑا شلوار قمیص بھی عطا فرمایا۔ یہ سب آپ کا مجھ جیسے نابکار کے ساتھ شفقت ومحبت کا رویہ تھا جو کبھی نہیں بھولے گا۔

جلسہ جرمنی میں شمولیت اور خدمت

1995ء میں میں اپنی فیملی کے ساتھ افریقہ سے جرمنی جلسہ پر آیا۔ حضرت اقدس نے جرمنی میں موجود افریقن کے ساتھ رابطہ کرنے کو فرمایا۔ (جو فرانسیسی بولنے والے ممالک سے آئے ہوئے تھے) چنانچہ کچھ کام کرنے کا موقعہ مل گیا۔ پھر جلسہ آ گیا حضرت صاحب کے استقبال کے لئے بنائی گئی لائن میں سب سے آگے امیر صاحب جرمنی نے مجھے کھڑا کیا۔ حضور انور نے کار سے نکل کر شرف ملاقات بخشا۔ اس قدر پیار کی نگاہ ڈالی کہ بیان نہیں کرسکتا۔

جلسہ کے بعد مختلف مقامات پر حضور انور کے ساتھ جو مجالس عرفان منعقد ہوئیں شامل ہونے کا موقع ملا۔ ایک مرتبہ حضور انور نے مجھے آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا یہ آپ نے تسمے والے بوٹ پہنے ہوئے ہیں ان کا رواج ختم ہوگیا ہے۔ یہ نمازی آدمی کے لئے مناسب نہیں بار بار تسمے کھولنے مشکل ہوتے ہیں۔

اسی روز میں نے اپنے نئے تسمے والے بوٹ ترک کر دیئے اور بغیر تسموں کے جوتی خرید لی۔

☆ فرانسیسی بولنے والے افریقن کیساتھ ایک مجلس عرفان تھی مکرم نورانی صاحب آف ماریشس بھی ساتھ تھے جو کہ فرانسیسی زبان کے ماہر ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت مجھے ترجمانی کا کام سونپا۔ یہ مجلس دو گھنٹہ تک رہی۔ حضور انور انگریزی میں سوالات کے جواب دیتے میں فرانسیسی میں ترجمہ کرتا۔

مجلس عرفان کے اختتام پر مکرم نورانی صاحب سے حضور انور نے فرانسیسی ترجمہ کے متعلق پوچھا کہ ترجمہ صحیح کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا جی ہاں حضور تو حضور انور نے ازراہ شفقت میرے کندھے تھپتھپائے، اور شاباش دی اور خوشی کا اظہار فرمایا۔

جب میں نے واپس افریقہ جانے کی اجازت طلب کی تو فرمایا نہیں۔ ابھی جرمنی میں ہی رہیں۔ چنانچہ مجھے 5 ماہ سے زائد عرصہ جرمنی میں رہ کر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اس دوران 412 پھل حاصل ہوئے الحمد للہ، 38 شہروں کی حائنز میں جانے کا موقع ملا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں بطور ہدیہ و بغرض دعا 5 کتب پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی حضور انور نے ازراہ شفقت قبول فرمائیں اور محبت بھرے جواب بھی ارسال فرمائے۔

آخری ملاقات

2001ء میں 21ویں صدی کا پہلا جلسہ سالانہ جرمنی میں ہوا۔ (لندن میں جلسہ سالانہ منعقد نہ ہوسکا) حضرت اقدس باوجود بیمار ہونے کے تشریف لائے میں بھی محو پرواز ہوا۔ اور حضرت اقدس کی قدم بوسی کا شرف پایا۔ انفرادی ملاقات سے حضور انور نے نوازا۔ پوچھا کیسے پہنچے بتایا کہ چھوٹے بھائی شوکت نذیر صاحب نے ہمت کی۔ فرمایا لگتا ہے آپ کا بھائی لینڈ لارڈ ہے۔ میں نے کہا حضور دعا کریں۔ پھر ساتھ تصویر بنوائی جو کہ ہمارے گھر کی حسین ترین اشیاء میں سے ایک ہے۔ یہ ملاقات آخری ثابت ہوئی۔

ایک خواب

حضور انور کی بیماری اور آپریشن کا علم ہوا خاکسار دورہ پر تھا بہت بے چینی تھی رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور اپریشن سے قبل کا سفید گاؤن نما کرتہ پہنے ہوئے ہیں اور احباب جماعت آپ کے گرد بیٹھے ہیں اور آپ کو اپریشن کے لئے بار بار کہہ رہے ہیں کہ اپریشن کروالیں آپ کے اور جماعت کے لئے بھی بہتر ہے۔

مگر محسوس ہوتا ہے کہ حضور نہیں مان رہے۔ احباب جماعت اور میں نے زور زور سے رونا شروع کر دیا اور اونچی آواز سے کہنا شروع کر دیا کہ حضور اپریشن کروالیں۔ پھر حضور اٹھے گویا آپ راضی ہوگئے ہیں۔ مجلس سے چلے گئے جاتے وقت حضور کے کپڑوں کا رنگ سرخ تھا اور پھر سبز ہوگیا

اگلے دن سو سوا دکو سب گھبراہٹ ختم ہوگئی اور بے چینی جاتی رہی۔

خواب میں نے حضور انور کو لکھ کر بھیج دی۔ بعد ازاں پتہ چلا کہ حضور کا کامیاب اپریشن ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ نے صحت بھی دے دی۔

آپ کی طرف سے جواب بھی موصول ہوگیا حضور نے فرمایا "آپ کی خواب بڑی معنی خیز ہے"

ایک دوست سے معلوم ہوا کہ حضور انور ہرگز اپریشن کے لئے تیار نہیں تھے۔

اللہ، اللہ کہتے ہیں دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز کو حضرت صاحب کی کیفیت کی اطلاع دے دی اور اطمینان قلب عطا فرما دیا۔

حضور انور کا سایہ عاطفت و شفقت جماعت کے ہر فرد پر تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مجھ نالائق پر محبت و شفقت کا برتاؤ کچھ زیادہ ہی تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے حضور کو کروٹ کروٹ اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازتے ہوئے جنت میں اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین

وعدہ تحریک جدید اور عہدیداران

☆ تحریک جدید کی وسعت پذیر عالمگیر ذمہ داریوں کا تقاضہ ہے کہ وعدہ جات کو زیادہ سے زیادہ معیاری بنایا جائے۔ اندریں صورت عہدیداران سے درخواست ہے کہ وعدے لیتے وقت حضرت مصلح موعود کا حسب ذیل ارشاد مدنظر رکھا کریں۔ فرمایا:-

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کون شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم ہے یا کون شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔"

(خطبہ جمعہ 23 جنوری 1954ء)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

عظیم قائد

عظیم قائد، وہ پیارا رہبر ... شفیق آقا، حسین دلبر
تھی اس کی مسکان زندگی سی ... بغیر اس کے ہے بے کلی سی
ہے دل میں زندہ، نہیں ہے ظاہر ... وہ میرے طاہر وہ پیارے طاہر

ہمارے طاہر، وہ پیارے طاہر

تھے اس کے نغمے ہماری خاطر ... دعا مجسم تھا زندگی بھر
صدائیں اس کی ہیں شش جہت میں ... نظر میں ہے وہ حسین پیکر
وہ شان احمد، نشان احمد ... خدا کی قدرت کا عین مظہر

وہ میرے طاہر، وہ پیارے طاہر

نیا زمانہ، نظام دے کر ... محبتوں کا پیام دے کر
دیار مشرق کے باسیوں کو ... وہ چاہتوں کا سلام دے کر
نظر سے اوجھل ہوا ہے لیکن ... اک اپنے جیسا امام دے کر
ہیں اس کے افکار سے ابھی تک ... یہ ذہن تازہ یہ دل منور

وہ میرے طاہر وہ پیارے طاہر

یہ کون کہتا ہے پیارے آقا ... نظر سے اب دور ہو گئے ہیں
وہ آنکھ میں تھے تو روشنی تھی ... دلوں میں اب نور ہو گئے ہیں
نئے زمانے کی رہبری کو ... وہ اب تو مسرور ہو گئے ہیں
یہ کارواں اب بڑھے گا ہر دم ... نہ خوف کوئی، نہ ہے کوئی ڈر

وہ میرے طاہر وہ پیارے طاہر

الطاف حسین

اللہ کا بندہ ہوں

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے دیکھا کہ حضورؐ اپنی سوٹی کو زمین پر ٹیکتے ہوئے ہماری طرف آرہے ہیں۔ ہم حضورؐ کو دیکھ کر احتراماً کھڑے ہو گئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں بیٹھے رہو اور دیکھو جس انداز میں عجمی ایک دوسرے کے احترام کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تم ایسے نہ کھڑے ہوا کرو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ میں تو اللہ کا صرف ایک بندہ ہوں اس کے دوسرے بندوں کی طرح میں بھی کھاتا پیتا ہوں اور انہیں کی طرح میں بھی اٹھتا بیٹھتا ہوں۔

(شفا عیاض باب تواضعہ)

مرتبہ: حنیف احمد محمود صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

مذہبی تنگ نظری کے ہولناک نتائج

ملک کے معروف کالم نگار جناب ارشاد احمد حقانی رقمطراز ہیں:-

پاکستان میں مذہبی انتہا پسندی اور فرقہ واریت کا عفریت ایک عرصے سے زبردست اودھم مچائے ہوئے ہے اور ہماری قومی زندگی میں زہر گھول رہا ہے- میں گزشتہ کئی سال سے وقتاً فوقتاً اس جن کی تباہ کاریوں اور خون آشامیوں کی طرف توجہ مبذول کراتا رہا ہوں- اس کالم کے پرانے قارئین کو یاد ہوگا کہ ایک دفعہ میں نے اپنے سفر بہاولپور کا احوال سناتے ہوئے یہ ذکر کیا تھا کہ جب میں نے نماز پڑھنے کے لئے ایک گلی میں کھیلتے ہوئے بچوں سے مسجد کا پتہ پوچھا تو ننھے منے بچوں نے برجستہ کہا کہ اگر آپ نے بریلویوں کی مسجد میں نماز پڑھنی ہے تو وہ سامنے ہے' دیوبندیوں کی مسجد ساتھ والی گلی میں ہے اور اہلحدیثوں کی مسجد اس سے بھی دور واقع ہے-

میں نے بچوں سے صرف مسجد کا پتہ پوچھا تھا لیکن انہوں نے از خود مسجدوں کی تفریق و تقسیم کا پورا حال بیان کر دیا- میں نے اس وقت لکھا تھا کہ گلی میں کھیلنے والے بچوں کے اندر بھی یہ "شعور" پیدا ہو چکا ہے کہ بریلویوں کی مسجد اور ہوتی ہے دیو بندیوں کی اور اہلحدیثوں کی اور- اسے میں نے ایک انتہائی خطرناک علامت قرار دیا تھا اور علمائے کرام سے اپیل کی تھی کہ اس صورت حال کے خطرناک مضمرات کو سمجھیں اور لوگوں میں مذہبی فرقہ واریت کا زہر پھیلانے سے گریز کریں- اس وقت جنرل ضیاء الحق کا مارشل لاء پورے عروج پر تھا اور میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ جنرل ضیاء الحق کس قسم کی مذہبیت کے علمبردار اور پرچارک ہیں اور جیسی اسلامائزیشن وہ نافذ کر رہے ہیں اس سے مثبت نتائج تو بہت کم نکل رہے ہیں اور معاشرے میں سچی اسلامی تعلیمات کا بول بالا تو بہت کم ہو رہا ہے البتہ مذہبی تنگ نظری اور فرقہ وارانہ منافقت کا زور بڑھ رہا ہے- بدقسمتی سے آج یہ کیفیت ہمیشہ سے بڑھ کر سنگین اور گھمبیر ہو چکی ہے-

اہلسنت کے مختلف فرقوں کے مولویوں کے درمیان بھی لڑائی جھگڑے عروج پر ہیں اور ان کے سادہ لوح اور خوش عقیدہ پیروکاران کے زیر اثر اپنے ہم مذہبوں سے جگہ جگہ لڑ رہے ہیں لیکن بدقسمتی سے حالیہ سالوں' میں شیعہ سنی تنازعات میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے اور کوئی دن نہیں جاتا جب سنیوں کی کسی مسجد یا شیعوں کی کسی امام بارگاہ پر حملے کی کوئی خبر نہ آتی ہو- علماء تو دونوں طرف کے قتل ہو رہے ہیں لیکن حالیہ ہفتوں میں بہت سی امام بارگاہوں پر حملوں کی خبریں تسلسل سے آئی ہیں- سرگودھا' وہاڑی' جہلم' شورکوٹ' لاہور اور مظفر گڑھ سے شیعہ سنی کشیدگی اور اس کے مظاہرے کی خبریں آئے دن موصول ہو رہی ہیں- کسی بھی فرقے کو مورد الزام ٹھہرائے بغیر ہم پاکستان کے جملہ شیعہ اور سنی علمائے کرام سے دردمندانہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ خدارا اس فرقہ وارانہ آگ کو مزید پھیلنے سے روکنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں- یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ مسلکی اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے کا گلا کاٹنا نہ صرف تعلیمات اسلام سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا بلکہ ان تعلیمات کی عین ضد ہے- قرآن کریم تو ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ کافروں سے بھی مذہب کے معاملے میں جھگڑا نہ کرو بلکہ "لکم دینکم ولی دین" کا راستہ اختیار کرو یعنی تم اپنے دین پر قائم رہو اور مجھے اپنے دین پر قائم رہنے دو- جب کفار کے بارے میں یہ حکم ہے تو مختلف مسلک رکھنے والے اسلامی فرقوں سے مذہبی اور فقہی اختلافات کی وجہ سے دنگا فساد کا مرتکب ہونا کسی طرح قرین دانش نہیں ہے- اقبال نے اسی حالت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا تھا:

دین کافر فکر و تدبیر و جہاد
دین ملا فی سبیل اللہ فساد

معاشرہ فی سبیل اللہ فساد کا بدترین نقشہ پیش کر رہا ہے

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہمارا معاشرہ فی سبیل اللہ فساد کا بدترین نقشہ پیش کر رہا ہے اور پاکستانی معاشرہ فرقہ وارانہ کشیدگی کی وجہ سے میدان جنگ بن چکا ہے-

ہم صرف شیعہ سنی یا بریلوی دیوبندی اختلافات کی پیدا کردہ تلخی اور کشیدگی کی گرفت میں نہیں ہیں' مذہبی انتہا پسندی اور بھی طرح طرح کی شکلیں اختیار کر رہی ہے- بعض ایسے غیر مسلموں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے جن کے مقدمات الزامات کی تحقیقات کے لئے عدالتوں میں زیر سماعت تھے- حکومت نے توہین رسالت کے قانون میں دو تبدیلیاں کرنے کا فیصلہ کر کے درست سمت میں قدم اٹھایا ہے کیونکہ اس قانون کا غلط استعمال کیا جا رہا تھا- توہین رسالت کی زیادہ سے زیادہ سزا ملنی چاہئے لیکن عدالتوں کے ذریعے اور قانون کے مطابق- قانون کو ہاتھ میں لینے کی اجازت اسلام دیتا ہے نہ ملکی قانون- لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ بعض علماء کرام علی الاعلان یہ فتویٰ دینے سے بھی گریز نہیں کرتے کہ توہین رسالت کا الزام عدالتوں کے ذریعہ ثابت ہونے کی انتظار کرنے کی بھی ضرورت نہیں اور جب بھی اور جہاں بھی توہین رسالت کا الزام سامنے آ جائے فوراً کارروائی کر دینی چاہئے- مذہبی انتہا پسندی کن خطرناک حدوں کو چھو رہی ہے اور عوام کس طرح اس کے زیر اثر آ چکے ہیں اس کا اندازہ گوجرانوالہ میں رونما ہونے والے واقعہ سے بآسانی کیا جا سکتا ہے- حافظ سجاد نے قرآن پاک کی بے حرمتی دانستہ کی تھی یا نہیں کی تھی اس کی تحقیق کی نوبت آنے سے پہلے ہی چند لوگوں کے الزام لگانے اور شور مچانے کی وجہ سے اس کو سنگسار کر دیا گیا اور اس کے جسم کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی- کیا یہی تعلیم اسلام ہے؟ کیا دین اس قسم کی حرکات کی اجازت دیتا ہے؟ کیا ملکی قانون اس طرح قانون کی دھجیاں بکھیرنے کو جائز قرار دیتا ہے؟ ان تمام سوالوں کا جواب یقیناً نفی میں ہے- اس قسم کے واقعات سے کچھ اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں مذہبی انتہا پسندی کس طرح جنون کی حدوں کو چھونے لگی ہے-

نام نہاد علماء اور فتویٰ سازی کی مشینیں

دین بندے اور خدا کے درمیان ایک معاملہ ہے اور دلوں اور نیتوں کا حال صرف اللہ جانتا ہے لیکن ہمارے بعض نام نہاد علماء نے فتویٰ سازی کی مشینیں نصب کر رکھی ہیں اور تھوک کے حساب سے اپنی مذہبی مخالفین کو کافر قرار دے رہے ہیں اور ایسا کرتے وقت وہ بزعم خود دین کی بہت بڑی خدمت کر رہے ہوتے ہیں- لیکن ظاہر ہے کہ یہ سوچ خود فریبی کے سوا کچھ نہیں- ہمارے ہاں مذہب کو سیاسی مقاصد کے لئے جس طرح وسیع پیمانے پر اور طویل عرصے تک استعمال کیا گیا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دین کی ارفع قدروں اور اعلیٰ تعلیمات کے فیوض و برکات ہمیں تو حاصل نہیں ہوئے' معاشرے میں تحمل و برداشت کا دور دور تو نہیں ہوا عدل اجتماعی کا کوئی اہتمام نہیں ہوا' محروم اور پسماندہ طبقات کی حالت بہتر بنانے کے لئے کوئی قابل ذکر کوشش نہیں ہوئی لیکن مذہب کے نام پر اپنے ہی بھائیوں کا گلا کاٹنے کی روایت پختہ سے پختہ تر اور وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جا رہی ہے- بدقسمتی سے بعض غیر ملکی طاقتوں نے بھی اس آگ کو بھڑکانے اور تیز تر کرنے میں بالواسطہ اور بلاواسطہ کردار ادا کیا ہے اور حکومت اس صورت حال کو روکنے میں کامیاب نہیں رہی- ایک ہمسایہ ملک کی خفیہ ایجنسی بھی فرقہ واریت کی آگ کو ایندھن فراہم کرنے کا باعث بن رہی ہے لیکن اگر ہم خود غیروں کے آلہ کار بننے پر آمادہ نہ ہوں تو دشمن کی سازشیں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں- بدقسمتی سے حکومت بھی فرقہ واریت کے زہر کو جسد قومی میں سرایت کرنے سے باز رکھنے کے لئے کوئی موثر تدبیر اختیار نہیں کر سکی-

ہماری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

موجودہ صورت حال کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری نوجوان نسل نہ صرف اہل مذہب سے بلکہ نفس مذہب ہی سے دور ہوتی جا رہی ہے- پاکستانی قوم کو رک کر ٹھنڈے دل و دماغ سے اس سوال پر غور کرنا چاہئے کہ فرقہ واریت کی اس آگ کو روکنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے- محرم الحرام کا مہینہ آ رہا ہے اور سارا ملک خائف ہے کہ اس موقع پر کیا ہو گا اور کہیں ہمارا خرمن امن خاکستر تو نہیں ہو جائے گا- ہم کیسی زیاں کار قوم ہیں کہ اپنے ہاتھوں اپنی تباہی کا سامان کر رہے ہیں- ہمارے اہل مذہب' اہل دانش اور ارباب حکومت کا فرض ہے کہ درپیش صورت حال کی سنگینی کا احساس کریں اور تباہی کے گڑھے کے کنارے پر جس طرح ہم آ کر کھڑے ہو گئے ہیں اس سے پیچھے ہٹ جائیں ورنہ ہمیں تباہ کرنے کے لئے کسی بیرونی دشمن کی ضرورت نہیں رہے گی اور ہماری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

فاعتبروا یا اولی الابصار

(روزنامہ جنگ لاہور- 10 مئی 94ء)

پوپ کا مسجد میں خطاب

روزنامہ جنگ اپنے اداریہ میں لکھتا ہے

رومن کیتھولک چرچ کے سربراہ جان پال دوم نے اپنے تاریخی دورہ شام کے دوران دمشق کی مسجد امیہ میں ننگے پاؤں داخل ہو کر بلاشبہ ایک نئی تاریخ رقم کی انہوں نے مسجد میں اپنے قیام کے دوران قرآن پاک کی قراءت کی بھی سماعت کی اور اپنے مذہبی طریقے کے مطابق عبادت بھی کی' یہ تاریخ میں اپنی نوعیت کے اعتبار سے نادر واقعہ ہے یہ دو ہزار سالوں میں پہلا موقع ہے کہ ایک پوپ نے پوری فراخدلی اور رواداری کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے کسی مسجد میں جا کر مذاہب کے مابین اخوت اور بقائے باہم کا درس دیا- خود پوپ نے اپنے اس منفرد اقدام کی مناسبت سے اسے اپنی زندگی کا اہم دن قرار دیا اور اس موقع پر آسمانی مذاہب کے پیروکاروں کو آپس کے اختلافات اور جھگڑوں پر اللہ سے معافی مانگنے اور ایک دوسرے کو کھلے دلی سے معاف کر دینے کی تلقین کی- آج دنیا بھر میں پوری نوع انسانی امن و سلامتی کے جو خواب دیکھ رہی ہے اس کی تعبیر کے لئے ضروری ہے کہ سب مذاہب کے پیروکار اپنے قلب و ذہن سے تعصب اور عناد کا زہر خارج کر دیں اور اپنے جھگڑوں کو فراموش کر کے ایک دوسرے سے رواداری اور کشادہ دلی کے مظاہرے کریں-

(جنگ لاہور 8 مئی 2001ء)

رانا نصیر احمد صاحب

ماسٹر عبدالعزیز صاحب آف لکی نو کا ذکر خیر

میرے دادا جان مکرم رانا منشی خان کے بھائی کا نام ماسٹر عبدالعزیز تھا۔ آپ چنکوئی تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور میں 1900ء میں رانا فیض بخش صاحب کے ہاں پیدا ہوئے آپ نے ہمارے خاندان میں سب سے پہلے 14 سال کی عمر میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اخلاص میں بڑی سرعت کے ساتھ ترقی کی، پاکستان بننے سے پہلے آپ کاٹھ گڑھ میں بعض جماعتی عہدوں پر کام کرتے رہے پاکستان بننے کے بعد آپ اور کاٹھ گڑھ کے کچھ احمدی احباب نے لکی نو ضلع جھنگ میں سکونت اختیار کی اس طرح جماعت احمدیہ لکی نو وجود میں آئی آپ پہلے صدر جماعت بنائے گئے اور 1984ء تک اس عہدے پر کام کرتے رہے۔ آپ چندہ جات کی ادائیگی میں بڑے باقاعدہ تھے چھوٹی عمر میں نظام وصیت سے منسلک ہو گئے تھے آپ کو سچی خوابیں آتی تھیں ساہیوال کے اسیران راہ مولیٰ کو جب پھانسی کی سزا سنائی گئی تو آپ نے اپنی نواسی کو تحریر لکھوائی کہ اللہ تعالیٰ کا ان پر خاص فضل ہوگا یہ کامیاب و کامران ہو گے۔ اور دشمن ناکام ہوگا۔

1947ء میں ہجرت کے وقت آپ کے بھائی اور آپ کی بیٹی شہید ہو گئے تھے اور آپ کے اکلوتے بیٹے محمد شریف عمر 6 سال کو سکھ چھین کر لے گئے اور آپ کے پانچ بھتیجے لاپتہ ہوئے جن کا کبھی علم نہ ہو سکا۔

آپ بہت خوش مزاج تھے۔ ہر وقت چہرے پر مسکراہٹ بکھری رہتی تھی ہر آڑے وقت میں آپ نے ہمت اور بہادری سے کام لیا آپ اپنی بیٹیوں اور نواسیوں سے خاص محبت کرتے تھے آپ کو اپنی بڑی بیٹی رمضان بی بی زوجہ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب سے خاص محبت تھی۔ 1973ء میں ان کی اچانک موت سے بہت صدمہ پہنچا ان کے بچوں سے آپ کو خاص قسم کا انس تھا۔ سال میں ایک بار سانگھڑ (سندھ) ضرور جاتے تھے اور گرمیوں کی چھٹیوں میں اپنے پاس بلا لیتے تھے۔

آپ خاکسار کے خالو اور دادا جان کے بھائی تھے اس لئے خاکسار آپ کو بڑے ابو کہہ کر پکارتا تھا۔ آپ پیار سے مجھے چوہدری کہا کرتے تھے۔ آپ بیماری کی حالت میں بھی باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا آپ کے ذریعے کچھ لوگ حقیقی دین سے متعارف ہوئے آپ کا کوئی جسمانی بیٹا تو نہیں ہے لیکن آپ کے روحانی بیٹے اب بھی زندہ ہیں۔ آپ کو قرآن مجید سے خاص عشق تھا۔ آپ بچوں کو قرآن مجید پڑھاتے تھے اور بڑوں کو ترجمہ قرآن مجید سکھاتے تھے۔ آپ کی آواز بہت پرسوز تھی آپ بہت اچھے مقرر بھی تھے۔ لوگوں کے دکھ درد میں شامل ہونا آپ اپنا فرض سمجھتے تھے۔

آپ بہت صابر و شاکر تھے ایک مرتبہ آپ نے حصہ جائیداد کی رقم ادا کرنے کے لئے زمین فروخت کی خطیر رقم ربوہ جمع کرانے جا رہے تھے کہ راستے میں جیب کٹ گئی۔ آپ نے کہا اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی بہتری ہوگی آپ نے اس اعتماد کے ساتھ کہا جس طرح روزمرہ کی معمولی سی بات ہو۔ آپ ہر سال جلسہ سالانہ پر شرکت ضرور کرتے تھے اور غیر از جماعت دوستوں کو ضرور ساتھ لے کر جاتے تھے۔

1988ء میں آپ کی وفات ہوئی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور مغفرت فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 34884 میں abdul Atto Jalandari ولد Mr.H.Daif Moh.Rauf پیشہ ٹیچر عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-2-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 100 مربع میٹر واقع جکارتہ بارات مالیتی -/80000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (675000+750000) روپے ماہوار بصورت (تنخواہ + متفرق آمد) مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdul Atto Jalandari ولد Mr.H.Daif Moh Rauf انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Edi.Hidayat ولد A.Sukama انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 جمیل الرحمٰن پسر موصی

مسل نمبر 34885 میں Hamid Ahmad Kohongia ولد Mrsirati Kohongia پیشہ ریٹائرڈ عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بوگر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان بمعہ زمین رقبہ 300 مربع میٹر واقع Bogor مالیتی -/122500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000000 روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Hamid Ahmad Kohongia ولد Mrsirati Kohongia بوگر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Mr.Bashari Tarmudi ولد Mr. Tarmudi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Amar Ma`Ruf انڈونیشیا

مسل نمبر 34886 میں Mr.Endang Rahmat ولد Mr.M. Efendi پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت 1980ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد کار / موٹر سائیکل مالیتی -/12450000 روپے۔ 2۔ ٹی وی سیٹ مالیتی -/2500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mr.Endang Rahmat ولد Mr.M.Efendi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Tjukar ولد Sugandi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Mahria ولد Pakih Bamas Syakirin انڈونیشیا

مسل نمبر 34887 میں Nurhayati بیوہ Haliman پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت 1984ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-12-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ سلائی مشین مالیتی -/300000 روپے۔ 2۔ ٹی وی سیٹ مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Nurhayati بیوہ Haliman انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Endang Rahmat ولد Sastra Wijaya انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Anwar.S ولد M.Malim انڈونیشیا

مسل نمبر 34888 میں Mrs.Anna Muzyana بیوہ Mr.ISmail Taufik پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت 1985ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-10-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان بمعہ زمین رقبہ 78 مربع میٹر مالیتی -/38500000 روپے۔ 2۔ ایک عدد Diamond انگوٹھی مالیتی -/5000000 روپے۔ 3۔ سلائی مشین مالیتی -/225000 روپے۔ 4۔ نقد رقم -/7000000 روپے۔ 5۔ حق مہر -/1100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Mrs. Anna Muzyana

بیوہ Mr.Ismail Taufik انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Maman Karnani وصیت نمبر 28383 گواہ شد نمبر 2 Mrs.Khairunnisa وصیت نمبر 27037

محمد زکریا ورک صاحب کینیڈا

مکرم محمد اسماعیل ورک صاحب کا ذکر خیر

ہمارے سب سے بڑے بھائی محمد اسماعیل صاحب ورک مورخہ 6/اکتوبر 2000ء کو ربوہ میں وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ بیت محمود میں ادا کی گئی۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفنایا گیا اللہ کریم ان کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

ہم سب ان کو بلکہ محلہ دارالصدر میں بڑے اور بچے ان کو بھائی جی کہہ کر پکارتے تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے ان میں سے سب سے بڑی خوبی ان کی سادگی تھی سادگی بھی اس قدر کہ یہ ان کے لئے بعض دفعہ نقصان دہ بھی ہوتی تھی۔ ساری عمر دفتر تحریک جدید کے ملازم یا بیت محمود کے خادم رہے۔ آخری سالوں میں بیت محمود کے خادم تھے اور یہ کام بھی انہوں نے بہت خوبی سے نبھایا۔ تحریک جدید کے کوارٹروں میں وہ جانی پہچانی شخصیت تھے مربیان کی اولاد اس بات کی گواہ ہے کہ بھائی جی نے سودا سلف لانے کی ذمہ داری سالہا سال کس فرض شناسی سے ادا کی۔ پیدل چل کر وہ کبھی گول بازار اور کبھی غلہ منڈی سودا سلف لینے جاتے تھے۔ گرمی ہو یا سردی۔ بیمار ہوں یا صحت مند یہ کام انہوں نے سالہا سال کیا اور کبھی کسی کے منہ پر حرف شکایت نہ آیا۔ بچپن میں میں نے خود دیکھا کہ بھائی جی کمر پر تیس سیر یا زیادہ وزن کی گندم اٹھائے آٹے کی چکی پر جاتے تھے۔ جب بھی دیکھا تو چہرہ پر مسرت کی جھلک ہی دیکھی۔

بھائی جی کو اس بات پر بہت ناز تھا کہ انہوں نے کھاریاں سے فرقان فورس کے رضا کار کے طور پر کشمیر کی مہم میں 1948ء میں حصہ لیا۔ ہجرت کے وقت قادیان میں پیچھے رہنے والے نوجوانوں میں بھی تھے۔ نہایت جفاکش اور محنت سے کترانے والے نہ تھے۔ مجھے کوارٹر تحریک جدید میں گزرے اپنے بچپن کے ایام خود یاد ہیں۔ ہمارے والد صاحب مکرم مولانا محمد ابراہیم خلیل صاحب لمبا عرصہ پاکستان سے باہر دعوت الی اللہ میں مصروف رہے اور ہم ان کے کوارٹر میں رہتے تھے۔ بھائی جی کبڈی کھیلا کرتے تھے ان دنوں گول بازار کے پاس جہاں اب فضل عمر ہسپتال ہے کبڈی ہوا کرتی تھی۔ اور لوگ یہ میچ بہت شوق سے دیکھا کرتے تھے ہمارے بھائی جی بھی ان کھلاڑیوں میں ہوتے تھے بلکہ ان کو یہ اعزاز بھی حاصل کہ انہوں نے ربوہ کے نامور کھلاڑی محمد دین عرف کھگے کے ساتھ کئی میچوں میں حصہ لیا۔

ان کی یادداشت کمال کی تھی۔ نماز روزہ کے پابند۔ ہر روز قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے جماعت کی مالی قربانی کی تمام تحریکات میں بشاشت سے حصہ لیتے تھے۔ البیت میں نداء بہت شوق سے دیتے بلکہ اگر کوئی اور نداء دے دیتا تو گھر آ کر شکوہ کرتے تھے۔ 1965ء کے لگ بھگ جب دارالصدر غربی میں رہتا تھا تو ایک رات ہوا کا رخ ایسا تھا کہ میں نے عشاء کے وقت بھائی جی کی سریلی نداء کی آواز سر ظفر اللہ خان کی کوٹھی کے پاس سنی تھی۔

وہ بہت سادہ طبیعت کے تھے ضروریات زندگی بہت کم تھیں شوق بھی بہت کم تھے مگر ہاں بھائی جی کو تخلص بدلنے کا بہت شوق تھا۔ کبھی نام کے ساتھ صوفی اور کبھی تبسم لکھ لیتے۔ مگر جو تخلص ان کے نام کے ساتھ بہت دیر تک چپکا رہا وہ ساقی تھا۔ چنانچہ محلہ میں احباب ان کو ساقی صاحب کہہ کر بھی پکارتے تھے۔ 1997ء میں جب میری ان سے آخری ملاقات ہوئی تو ورک ہی کہلوانا پسند کرتے تھے۔ عاجز والدہ کے دیدار سے محروم رہا۔ یہ حسرت ابھی تک دل میں کانٹے کی طرح چبھتی ہے اس لئے جب ربوہ میں ان کے ساتھ دو ہفتہ گزارے تو میں بار بار ان سے یہی کہتا رہتا کہ مجھے والدہ کے حالات سنائیں۔ اور وہ میری یہ فرمائش پوری کرتے رہے۔ میرے استفسار پر انہوں نے اپنی عمر 1997ء میں بہتر سال بتلائی۔ اس لحاظ سے وہ بوقت رحلت ماشاءاللہ 76 سال کے تھے۔

جب ہم نصف رات کے وقت اسلام آباد سے ربوہ پہنچے تھے تو انہوں نے پہلی دستک پر ہی دروازہ کھول دیا تھا۔ ایک روز مجھے وہ دفاتر تحریک جدید میں لے گئے اور تمام اعلیٰ افسران سے میری ملاقات کروائی۔ بہشتی مقبرہ بھی میرے ساتھ وہ گئے اور قبروں کی نشاندہی کرتے رہے کیا خبر تھی کہ اتنی جلدی وہ ہم چار بھائیوں اور ایک بہن کو ہمیشہ کے لئے سوگوار چھوڑ جائیں گے۔ اے میرے مولیٰ کریم تو ہمارے بھائی جی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کر۔ آمین

اپنے خاندان کے تمام افراد کو آئی ڈونر بنائیں

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

✿ حکیم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ صاحب ناظم خدمت خلق مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم اظہر بلال صاحب ولد حکیم عبدالرؤف پرویز صاحب مرحوم دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ کی شادی ہمراہ مکرمہ امتہ الباسط صاحبہ بنت مکرم نعیم اللہ صاحب ٹاؤن شپ لاہور مورخہ 16 مئی 2003ء کو انجام پائی۔ قبل ازیں مکرم محمد امتیاز خالد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 19 جولائی 2002ء کو بیت الکریم ٹاؤن شپ لاہور میں مبلغ پچیس ہزار روپے (25000) حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا تھا۔ مورخہ 16 مئی 2003ء کو بارات لاہور گئی۔ اگلے روز مورخہ 17 مئی 2003ء کو دارالعلوم جنوبی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقعہ پر مکرم فخر الحق شمس صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

✿ مکرم شریف احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ اسلام آباد وسطی لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بھتیجے مکرم کیپٹن کلیم احمد صاحب ابن مکرم کرنل (ر) نسیم احمد سیفی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 12 مئی 2003ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود کا نام صالح کلیم تجویز ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا کرے، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نیلامی سامان

✿ دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان جیسے ہے کی بنیاد پر بذریعہ نیلامی مورخہ 15 جون 2003ء بوقت صبح 9:00 بجے فروخت کیا جائے گا دلچسپی رکھنے والے دوست استفادہ فرمائیں۔

اے سی۔ وی سی آر۔ ٹائپ رائٹر۔ ٹیلی فون سیٹ۔ صوفہ سیٹ۔ کرسیاں۔ میز۔ پنکھے۔ ایگزاسٹ فین۔ سائیکل۔ سریا۔ جنریٹر۔ بیڈ لکڑی۔ گھاس کاٹنے والی مشین۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

✿ مکرم اظہر احمد بزمی صاحب مربی سلسلہ سکردو کا بیٹا روبین احمد عمر 3 ماہ ایک عارضہ سے بیمار ہے۔ آپریشن تجویز کیا گیا ہے جو 18 جون کو ہوگا۔ احباب جماعت سے اس کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح وشادی

✿ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب کنسلٹنٹ آرکیٹیکٹ آف لندن لکھتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم محمد فاروق چوہدری صاحب مقیم لندن کا نکاح ہمراہ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم رحمت علی صاحب مرحوم مارٹن روڈ کراچی مبلغ چھ ہزار برطانوی پونڈز حق مہر پر مکرم مظہر اقبال صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 3 جنوری 2003ء کو احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ تقریب رخصتانہ مورخہ 16۔ اپریل 2003ء کو منعقد ہوئی اور اگلے روز 17۔ اپریل کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

واقفین نو سیالکوٹ کے اجتماع

مکرم رفیق احمد بٹ صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ ضلع سیالکوٹ کے مختلف حلقہ جات کے اجتماعات واقفین نو منعقد ہوئے۔ جس میں واقفین نو بچوں کو چار گروپوں میں تقسیم کرکے تلاوت۔ نظم۔ تقریر اور بیت بازی کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ بڑے تین گروپوں کا تحریری پرچہ اور بعض بچوں کے کیریئر پلاننگ کے انٹرویو بھی ہوئے۔ دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد مختلف مقابلہ جات میں حصہ لینے والے بچوں کے درمیان انعامات تقسیم کئے گئے۔

☆ 27/اپریل 2003ء کو حلقہ ڈسکہ شرقی و غربی کا اجتماع واقفین نو موسے والا میں ہوا۔ حاضری واقفین نو 112/136، مائیں 31، والد صاحبان 22 اور دیگر شاملین کی تعداد 34 رہی۔

☆ 11/مئی 2003ء کو حلقہ درگانوالی کا اجتماع واقفین نو بھڈال میں ہوا۔ جس کی حاضری واقفین نو 31/37 مائیں، 16 والد 17 دیگر شاملین 41 تھے۔

(وکالت وقف نو)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	7-جون	زوال آفتاب	12-07
ہفتہ	7-جون	غروب آفتاب	7-14
اتوار	8-جون	طلوع فجر	3-20
اتوار	8-جون	طلوع آفتاب	5-00

پاکستان کی شرح نمو ایشیا میں پانچویں نمبر پر ہے رواں مالی سال کے دوران معاشی ترقی کا ہدف حاصل کر لیا گیا۔ معیشت کی شرح نمو 5.1 فیصد رہی۔ شرح نمو کے اعتبار سے پاکستانی معیشت ایشیا میں پانچویں نمبر پر ہے، عالمی کساد بازاری، سارس اور عراق جنگ کے باوجود معاشی کارکردگی بہترین رہی ہے۔ یہ بات وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز نے 2002-03ء کا اقتصادی سروے جاری کرتے ہوئے بتائی۔ انہوں نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ زرعی شعبہ میں شرح نمو 4.2 فیصد رہی۔ زرمبادلہ کے ذخائر 10.5 بلین ڈالر جبکہ افراط زر کی شرح رواں مالی سال میں 3.3 فیصد رہی۔ رواں مالی سال میں حکومت کو مختلف اقتصادی شعبوں میں کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔

پنجاب کا بجٹ عوام دوست ہوگا وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ پنجاب کا بجٹ عوام دوست ہوگا جس میں عوام کی مشکلات کو دور کیا جائے گا انہوں نے کہا پنجاب اسمبلی کے واقعہ کو زیادہ اچھالا گیا، ایوان میں قواعد وضوابط کی پابندی سب ارکان کی ذمہ داری ہے، سب کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ وفاقی بجٹ کے بعد پنجاب اسمبلی کے اجلاس کی حکمت عملی طے کی جائے گی۔

صوبہ سرحد کے حالیہ اقدامات پر تبصرہ وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ صوبہ سرحد کی حکومت کو مینڈیٹ کے مطابق حکمرانی کا پورا حق حاصل ہے ساتھ ہی ساتھ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ حکومت پاکستان کے بنیادی مقاصد اور آئین کے مطابق چلائیں۔ جیو نیوز سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ لوگوں میں عدم تحفظ کا احساس ہونا، خواتین کی تصویروں کے سائن بورڈ توڑ دینا، سینما گھروں میں گھیراؤ کرنا اور دوسرے ایسے اقدامات فسطائیت کو دعوت دینے والی سوسائٹی میں ممکن ہیں اس کو کوئی معاشرہ اور نظام قبول نہیں کرے گا۔ صوبہ سرحد کے 24 اضلاع ہیں اور 24 ضلعی ناظمین کو یکسر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ان کی شکایات سنی جائیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ صوبہ سرحد کی حکومت ضلعی حکومت کے نظام میں کس قدر مداخلت کر رہی ہے۔

مجلس عمل اسلام آباد کیلئے فٹ نہیں وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات نے کہا ہے کہ ہم مجلس عمل کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں، ہم اسلام کیلئے ان کے ساتھ ہیں مگر انہیں اسلام آباد کیلئے فٹ نہیں پاتے۔

بجٹ اجلاس میں احتجاج کرینگے ایم ایم اے کی کونسل نے حکومت کو تنبیہہ کی ہے کہ اگر سرحد حکومت کے خلاف مرکزی حکومت انتقامی کارروائیوں سے باز نہ آئی تو لاکھوں افراد کو اسلام آباد کی طرف مارچ کی کال دے دی جائے گی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایل ایف او سمیت دیگر متنازعہ امور پر جاری مذاکرات کا حتمی نتیجہ برآمد نہ ہوا تو بجٹ سیشن میں قومی اسمبلی اور سینٹ میں احتجاج کرینگے۔

استعفے واپس لے لیں صوبہ سرحد کے ضلعی ناظمین کے استعفوں سے پیدا ہونے والے بحران کے خاتمے کیلئے گورنر سرحد سید افتخار حسین شاہ کی صدارت میں منعقدہ اجلاس میں گورنر نے ناظمین سے استعفے واپس لینے کیلئے کہا تاہم ناظمین نے واضح کیا کہ سلب شدہ اختیارات کی واپسی اور لوکل گورنمنٹ آرڈیننس پر عملدرآمد تک وہ استعفے واپس نہیں لیں گے۔

تمام ڈکٹیٹر صدام سے سبق سیکھیں امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف مہم جاری رہے گی اور عراق میں جلد ایک جمہوری اور مستقل حکومت قائم کی جائے گی۔ صدام کے ظالمانہ دور کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ افغانستان میں القاعدہ اور طالبان کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ قطر میں امریکی فوجیوں سے خطاب کرتے ہوئے بش نے کہا کہ آزادی ہر شخص کیلئے خدا کی طرف سے دیا ہوا تحفہ ہے۔ ہم نے آزادی کی خاطر جنگ لڑی۔ قربانیاں دیں۔ عراق میں امن وامان برقرار رکھنے کیلئے امریکی فوج ہنگامی اقدامات کر رہی ہے۔ تمام ڈکٹیٹر صدام سے سبق سیکھیں۔

بس دھماکے سے اڑا دی روس میں چیچن جانبازوں نے روسی فوج کی بس دھماکہ سے اڑا دی۔ بس چیچنیا کی سرحد کے قریبی علاقے میں تھی۔ روسی ائرفورس کے 13۔ اہلکار ہلاک اور کئی فوجی زخمی ہو گئے۔

تباہ کن ہتھیار چھیننے کیلئے طاقت کا استعمال امریکی نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ بعض ریاستوں سے مہلک ہتھیار چھیننے کیلئے طاقت کا استعمال کیا جائے گا اور ناپسندیدہ ممالک پر اقتصادی پابندیاں لگائی جائیں گی۔ شمالی کوریا کو غیر مسلح کرنے کے لئے سودے بازی نہیں کرینگے۔ روس، چین اور سابق سوویت یونین کی ریاستیں ایران لیبیا اور شمالی کوریا کو ہتھیاروں کی تیاری کیلئے ٹیکنالوجی مہیا کر رہے ہیں۔ ایران یورینیم بارودی سرنگیں تیار کر رہا ہے۔ ریاستوں کو مواد کی فراہمی میں معاونت کرنے والوں کو بھی سزا دی جائے گی۔ اور جہاں بھی ضرورت ہوئی فوجی کارروائی کی جائے گی۔

عراقی القدس آرمی کا سربراہ گرفتار عراق کی القدس آرمی کے سربراہ خلیفہ الروح کو گرفتار کر لیا۔

یروشلم میں یہودی کا مظاہرہ مقبوضہ بیت المقدس میں ہزاروں یہودی آبادکاروں نے اسرائیلی حکومت کی جانب سے امریکی روڈ میپ کو قبول کرنے کے خلاف مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس منصوبے پر عمل نہیں کرنے دیا جائے گا۔ اور فلسطینی ریاست قائم نہیں کرنے دی جائے گی۔

69 غیر ملکی گرفتار مراکش میں 17 بھارتیوں سمیت 69 غیر ملکیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے پاس مناسب دستاویزات نہ تھیں۔

طارق عزیز سے پوچھ گچھ عراق کے سابق نائب وزیراعظم طارق عزیز سے امریکی و برطانوی حکام صدام حسین اور مہلک ہتھیاروں کے بارے پوچھ گچھ کر رہے ہیں طارق عزیز کو دو بار ہارٹ اٹیک ہو چکا ہے۔ برطانوی وزارت خارجہ کے نائب وزیر نے دارالعوام میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عراقی عوام صدام اور اس کے حواریوں کو انصاف کے کٹہرے میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ عراقی قیدیوں سے جنیوا کنونشن کے مطابق سلوک ہو رہا ہے۔

قندھار میں شدید لڑائی افغانستان کے مختلف علاقوں میں طالبان اور سرکاری فورسز میں شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ قندھار میں کمانڈر سمیت 40 طالبان ہلاک اور 7 افغان فوجی مارے گئے۔ افغان حکام نے 23 طالبان کی لاشیں پاکستانی قرار دے کر پاکستانی علاقے میں پھینک دیں۔ اس پر پاکستانی وزارت خارجہ نے احتجاج کیا ہے۔

عسکریت پسندوں کے حملے الجزائر میں مسلح باغیوں نے مختلف واقعات میں 10 پولیس اہلکاروں سمیت 18۔ افراد کو ہلاک اور 4 کو زخمی کر دیا۔

دانتوں کے ماہر معالج
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ۔
فون نمبر 213218

AHMAD MONEY CHANGER
AMC
Deals in:-All Foreign currencies,Bank Drafts.T.T,FEBC,Encashment Certificate
State Bank Licence # Fel (e) 15812-P-98
B-1 Raheem Complex.Main Gulberg II,Lahore
Tel#5713728.5713421. 5750480 .5752796 Fax#5750480

جلسہ U.K پر جانے والے احباب کے پرزور اصرار پر کرایہ میں حیرت انگیز کمی
لاہور تا لندن۔ لندن تا واپسی لاہور
اب کرایہ صرف 34230 روپے | محدود ٹکٹیں۔ فوری بکنگ شروع
سبینا ٹریولز
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصار اللہ پاکستان
فون 211211 فیکس 215211
اسلام آباد فون: 2829706 فیکس: 2829652

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29